باب : 16

خالی پن

گلب کی دو منزلہ بلند عمارت کامتھا متاثر کن تھا۔ دروازے پر خوش لباس لوگوں کا جمگھٹا لگا تھا، یہ سب داخلے کے انتظار میں تھے۔ وہ اپنے پیچھے چوک میں طول پکڑتی ہوئی لڑائی سے انجان بنے ہوئے تھے۔ جوناتھن جب ان کے قریب پہنچا تو اسے دروازے کے اوپر کانسی کے بھاری لفظوں میں جڑی تحریر نظر آئی ،وہ اسے دلچسپی سے پڑھنے لگا،" لیڈی بیس ٹویڈ پیپلز لائبریری ۔"

پیچھے کھڑےلوگ گردنیں اٹھا کر دروازے کے سامنے کھڑے لوگوں کو دیکھ رہے تھے۔ جو کچھ انہیں دکھائی دیتا تھا وہ اس پر واہ واہ کررہے تھے۔ بعض سرگوشی میں" زبر دست، زبردست" کہہ رہے تھے۔ دوسرے "ونڈرفل، ونڈرفل "الاپ رہے تھے۔ کوشش کے باوجود جوناتھن اس چیز کونہ دیکھ سکا جس پر ان کی توجہ مرکوز تھی ۔

پھرتیلا اوردبلاپتلا جوناتھن مجمعے میں گھستا گھساتا دروازے کےاندرلائبریرین کے ڈیسک تک پہنچ گیا ۔" یہ لوگ کیا چیزدیکھ رہے ہیںجواتنی زبردست اورونڈرفل ہے؟"اس نے ڈیسک کے پیچھے بیٹھے آدمی سے پوچھا۔

"شِش!"لائبریرین نےسختی سےاسےتنبیہہ کی۔"پلیز آہستہ بولو۔" آدمی نے نوٹ کارڈوں کے ایک تھدے کو کونوں سے درست کیا اور بڑےسلیقےسےاس کےسامنے رکھا۔ وہ آگے کی طرف جھکا اورنصف فریم والے شیشوں میں سے جوناتھن کی طرف دیکھتے ہوئے بولا۔"یہ کونسل کے کمیشن برائے آرٹس کے ممبر ہیں۔ فنون لطیفہ کے جو تازہ ترین نمونے ہم نے اکٹھے کیے ہیں انھوں نے ابھی ابھی ان کی نمائش کا افتتاح کیا ہے۔"

"بہت خوب،"جوناتھن نے سرگوشی کی۔ اس نےایک جھلک دیکھنے کے لیے اپنی گردن کو اونچا کیا اوربولا،"اچھا آرٹ تو مجھے بھی پسند ہے،مگر یہ ہے کہاں؟ بہت کم ہوگا۔"

"یہ توطے ہونےپر ہے،" اس نے ناک چڑھائی۔" کچھ کہیں گے یہ بہت بسیط ہے۔ اس فن پارے کی یہی خوبصورتی ہے۔ اس کاعنوان ہے ،'خلا کی اُڑان'۔"

”مگرمجھےتو کچه نظرنہیں آ رہا،“جوناتھن نے کہا ، دروازے کے اوپر وسیع سفید جگہ کو نظروں سے چھانتے ہوئے وہ غصے میں تھا ۔

”یہی تو بات ہے۔ متاثر کن ہے کہ نہیں؟“لائبریرین اس جگہ کو خالی پن اور خوابناک تاثرات کے ساته دیکه رہا تھا۔ کوئی بھی چیز اس اعلیٰ تر شعور کے ادراک کے لیے انسانی سعی کی روح کو پوری گہرائی سے پیش نہیں کرتی جو انسان کو صرف اس وقت حاصل ہوتا ہے جب وہ ہماری داخلی فطرت کے محسوساتی شعورکا موازنہ ان عمده رنگوں کے خوشگوار تاثر کے ساته کرتا ہے۔ کوئی بھی چیز اس سے زیادہ کسی شخص کو بہترین اجتماعی تخیل کے مکمل تجربے کی آزادی مہیا نہیں کرتی۔“

حواس باختہ جوناتھن نے اپنے سرکو ہلایا اورپریشانی سے پوچھا،” تو یہ اصل میں کچه بھی نہیں ہے؟خا لی ہے؟یہ آرٹ کیسے ہو سکتی ہے؟“

”بالکل یہی بات تواسےآرٹ کے سب سےزیادہ مساوات پسندانہ اظہارکا حامل بناتی ہے۔ کونسل کا کمیشن برائے آرٹس انتخاب کے لیے بڑے با ذوق انداز میں ایک لاٹری کا اہتمام کرتاہے“،لائبریرین نے بتایا۔

”آرٹ کے انتخاب کے لیے لاٹری؟“ حیرت زده جوناتھن نے پوچھا ۔”لاٹری کیوں؟“

”پہلےپسماندگی کے دنوں میں یہ انتخاب ایک’بورڈ برائے فنون لطیفہ‘ کرتا تھا،“ آدمی نے جوابدیا۔ ” پہلے تو نقادوں نے بورڈ پر ذوق کے تعصب کا الزام لگایا۔ وہ جس آرٹ کو نا پسند کرتے تھے اسے سینسرکردیتے تھے۔ چونکہ بورڈ کی ترجیحات کے لیے اخراجات عام شہری اپنے ٹیکسوں کے ذریعے ادا کرتے تھے،لوگوں نے اس خواص پسندی پراعتراض کیا۔“

”کوئی اوربورڈ بنا لیا جاتا ؟“ جوناتھن نے تجویز دی۔

”ہاں،ہم نے کئی مرتبہ یہ کوشش کی لیکن بورڈ میں شامل لوگ کبھی ان لوگوں سے متفق نہ ہو سکے جو بورڈ میں شامل نہیں ہوتے تھے۔ تو آخر کار انھوں نے یہ بورڈ کے تصور کو ہی لپیٹ کے رکه دیا۔ اس کی جگہ ہمارا یہ نیاکمیشن اور لاٹری قائم کر دی گئی۔ اس سے سب کواتفاق تھا کہ صرف ایک لاٹری ہی معروضی طورپر موضوعی طریقہ ہے۔ ہر کوئی مقابلے میں شریک ہو سکتا تھا۔ اور قریب قریب

سب ہی شامل تھے! کو نسل آف لارڈز نے انعامات کو جتنا ہو سکتا تھا بڑھا دیا اور کوئی بھی فن پارہ کا میاب قرار پا سکتا تھا۔’خلا کی اڑان‘ کی لاٹری آج صبح ہی نکلی ہے۔“

جوناتھن نے بات کا ٹتے ہوئے کہا،” لوگوں کو اپنی پسند کا آرٹ خریدنے کیوں نہیں دیتے، بجائے اس کے کہ لاٹری خریدنے کے لیے ان پر ٹیکس لگایا جائے۔“

”کیا؟“ لائبریرین خود پرقابو نہ رکھ سکا۔” کچھ خودغرض لوگ کچھ بھی نہیں خریدیں گے اورکچھ دوسرے لوگ بد ذوق بھی تو ہو سکتے ہیں۔نہیں،سچ تویہ ہے کہ لارڈز کو آرٹس کے لیےاپنی سرپرستی کااظہارضرورکرنا چاہیے۔’خلا کی اڑان‘پرتوجہ جماتےہوئےلائبریرین نے اپنے دونوں ہاتھ باندھ لیےاور ایک مبہم سا تاثر اس کے چہرے پر چھا گیا۔”کیا عمدہ انتخاب ہے،تم نہیں مانتے؟خالی پن لائبریری کے دروازےکو صاف ستھرا رکھنے میں مدد دیتا ہے جبکہ ماحول کو بھی آلودہ ہونے سے بچاتا ہے۔ پھر یہ کہ،“ اس نے اطمینان سے اپنی بات جاری رکھی،” اس شہہ پارے کی فنکارانہ کو الٹی یا جمالیاتی اسلوب پرکوئی انگلی نہیں اٹھا سکتا۔ کون ہےجسے یہ ٹھیس پہنچا سکتا ہے؟“